جمعہ | 10-اپریل 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

جمعہ 10 اپریل 1998ء 12 ذی الحجہ 1418ھ 10 شہادت 1377 ہش - جلد 48-83 نمبر 75

ذبح کے وقت احسان کرو

انسان کو اجازت دی گئی ہے کہ جانوروں کا گوشت کھائے مگر اس حال میں بھی ان پر رحم کا حکم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب جانور کو قتل کرو یعنی اس کا شکار کرو تب بھی اس پر احسان کرو اور جب اسے ذبح کرو تب بھی اس پر احسان کرو۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی چھری کو تیز کر لو اور جانور کو آرام پہنچاؤ۔ یعنی چھری تیز ہو گی تو جانور کی جان جلدی نکل جائے گی اور زیادہ دیر تک تکلیف نہیں ہو گی۔

(مسلم کتاب الصید باب الامر باحسان الذبح والقتل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفس تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک نفس اَمّارہ ایک لوّامہ اور تیسرا مُطمئِنّہ۔ پہلی حالت میں تو صُمٌّ بُکمٌ ہوتا ہے۔ کچھ معلوم اور محسوس نہیں ہوتا کہ کدھر جا رہا ہے۔ اَمّارہ جدھر چاہتا ہے لے جاتا ہے۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے تو معرفت کی ابتدائی حالت میں لوامہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور گناہ اور نیکی میں فرق کرنے لگتا ہے۔ گناہ سے نفرت کرتا ہے مگر پوری قدرت اور طاقت عمل کی نہیں پاتا۔ نیکی اور شیطان سے ایک قسم کا جنگ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ کبھی یہ غالب ہوتا ہے اور کبھی مغلوب ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ حالت آ جاتی ہے کہ یہ مُطمئِنّہ کے رنگ میں آ جاتا ہے اور پھر گناہوں سے نری نفرت ہی نہیں ہوتی بلکہ گناہ کی لڑائی میں یہ فتح پا لیتا ہے اور ان سے بچتا ہے اور نیکیاں اس سے بلا تکلف صادر ہونے لگتی ہیں۔ پس اس اطمینان کی حالت پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے لوّامہ کی حالت پیدا ہو اور گناہ کی شناخت ہو۔ گناہ کی شناخت حقیقت میں بہت بڑی بات ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 81)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

جمعہ - 10 اپریل 1998ء

6-15 صبح۔ کوئز پروگرام تاریخ احمدیت
12-20 دوپہر۔ تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب
5-00 سہ پہر۔ خطبہ براہ راست
8-50 رات۔ خطبہ دوبارہ

ہفتہ 11- اپریل 1998ء

6-20 صبح۔ خطبہ 98-4-10
11-05 دوپہر۔ خطبہ سرائیکی ترجمہ 15-8-97
3-10 سہ پہر۔ دستاویزی پروگرام بیت الرحمان پر
8-55 رات۔ بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات

قومی تباہی کے تین اسباب

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

نظام انسانی کی تباہی ان تین امور سے ہی وابستہ ہے جب کوئی قوم ہلاک یا تباہ ہوتی ہے تو اس کا یا تو یہ سبب ہوتا ہے کہ بعض ذہین اور طباع لوگ اپنے جوش عمل سے گمراہ ہو کر دوسروں کی ذمہ داریاں اپنے اوپر لینی شروع کر دیتے ہیں یا تو غیر قوموں کی حکومت کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ دنیا پر احسان کر رہے ہیں یا خود اپنے ملکی یا قومی نظام میں اس قدر کام اپنے ذمہ لے لیتے ہیں کہ ان کا پورا کرنا ان سے ناممکن ہوتا ہے اور اس طرح ملکی یا ملی کام تباہ ہو جاتے ہیں اور قوم یا ملک بجائے ترقی کرنے کے تنزل کی طرف چلا جاتا ہے بڑے بڑے فاتحین جو شہاب کی طرح چمکے شہاب کی طرح ہی غائب ہو گئے ایسے ہی لوگوں میں سے تھے انہوں نے خود تو کچھ شہرت اور عزت حاصل کر لی، لیکن قومی نظام کو ایک دھکا لگا گئے اور نظام ارضی کی مشین میں ان کی قوم کے پرزہ کی جو جگہ تھی اس سے ہلا کر دوسری جگہ کر گئے جس سے قوم کو بھی صدمہ پہنچا اور دنیا کو بھی، اسی طرح وہ جوشیلے قومی کارکن جو ہر مجلس پر چھا جانا چاہتے ہیں اور جوش عمل کی وجہ سے سب عہدے اپنے ہی ہاتھوں میں رکھنا چاہتے ہیں قوم کی تباہی کا موجب ہو جاتے ہیں، کیونکہ ایک تو وہ سب کام اچھی طرح کر ہی نہیں سکتے اور دوسرے اس وجہ سے قوم میں اچھے دماغ پیدا ہونے کا امکان کم ہو جاتا ہے کیونکہ باقی دماغ نکمے رہ کر کمزور ہو جاتے ہیں حال ہی میں ایک وسیع ہندوستانی ادارہ کے بارہ میں ایک معزز ہندوستانی نے مجھ سے کہا کہ میں بارہا اس ادارہ کے کرتا دھرتا کو کہہ چکا ہوں کہ تم اس ادارہ کو منظم کرو سیکرٹریٹ بناؤ۔ انسپکٹر مقرر کرو تاکہ کام وسیع ہو اور کام کرنے والوں کی جماعت تیار ہو مگر وہ سنتا ہی نہیں۔ یہ شکایت ان کی بجا تھی اور میں نے دیکھا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس ادارہ میں کام کرنے والی کوئی نئی پود تیار نہیں ہو رہی۔ ڈکٹیٹروں پر ڈیماکریسیز کو اسی وجہ سے فوقیت حاصل ہوتی ہے کہ اس میں کام کرنے والے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ان کے آگے بڑھنے کے لئے راستہ کھلا رہتا ہے پس جو قوم یا ملک اچھا نظام اور پائیدار نظام قائم کرنا چاہے اسے نظام عالم سے یہ سبق سیکھ لینا چاہئے کہ ہر فرد اپنا کام ہی کرے دوسروں کے کام سمیٹنے کی کوشش نہ کرے، ورنہ وہ سب کام نہ کر سکے گا اور دوسروں کے دماغ معطل ہو جائیں گے، قومی زندگی پائیدار بنانے کے لئے متواتر لائق افراد کا پیدا ہونا ضروری ہے اور لائق افراد بغیر تجربہ اور عملی کام کے پیدا نہیں ہو سکتے۔ پس زیادہ ذہین اور قابل اشخاص کا فرض ہے کہ وہ کام کو اچھا بنانے کے شوق میں دوسروں کے لئے راستہ بند نہ کریں بلکہ دوسروں کو جو خواہ ان سے کم لائق ہوں کام کرنے کا موقعہ دیں، تاکہ وہ بھی تجربہ حاصل کر کے اس خلاء کو پر کرنے کے قابل ہوں جو بڑوں کے مرنے کے بعد ضرور ہو کر رہے گا۔

دوسری خرابی جو نظام ملکی یا سیاسی کو تباہ کرنے کا موجب ہوتی ہے یہ ہے کہ ہر فرد اپنے فرض کو پوری طرح ادا نہیں کر رہا ہوتا جس طرح زیادہ کام اپنے ہاتھ میں لے لینا نقصان کا موجب ہوتا ہے اسی طرح اپنے مفوضہ کام کو پورا نہ کرنا بھی تباہی کا موجب ہوتا ہے پس سوسائٹی یا ملک یا قوم اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جبکہ اس کے تمام افراد میں ذمہ داری کا علم اور اس کی ادائیگی کا احساس پیدا ہو اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ اول تمام قوم کے اندر علم پیدا کیا جائے اور پھر اس علم کو عمل کی صورت میں بدلنے کی کوشش کی جائے تاکہ قوم کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو ادا کرے جس طرح کہ نظام عالم کا ہر فرد اپنے فرض کو ادا کر رہا ہے۔

تیسری خرابی قومی نظام کو تباہ کرنے والی یہ ہے کہ بعض لوگ دوسروں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کام سے روکنے لگتے ہیں یعنی یا تو ظلماً ایک فرقہ قوم کو کام سے الگ کر دیتے ہیں اور صرف ایک حصہ قوم کو کام کے قابل قرار دیتے ہیں جیسے آرین نسلیں ہیں کہ قومی برتری کے خیال سے وہ صرف اپنی ہی نسل کے لوگوں کو ملک و قوم کا بوجھ اٹھانے والا قرار دیکر دوسری نسلوں اور قوموں کے لوگوں کا کام سے بے دخل کر دیتی ہیں اور اس طرح قومی تنزل کے سامان پیدا کر دیتی ہیں اور یہ نہیں سمجھتیں کہ ادنیٰ اقوام کی خرابی بھی الٹ کر اعلیٰ قوم پر اثر انداز ہو جاتی ہے اور اسے خراب کر دیتی ہے۔

(سیر روحانی جلد اول صفحہ 91-90)

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان صفحہ 3
☆ محبتوں کا سفیر صفحہ 4
☆ سوہنڑاں ادیب مہگل دے سرہانڑیں صفحہ 4
☆ شذرات صفحہ 5
☆ اپنی حفاظت آپ صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

روزنامہ صداقت (جمعرات 26 مارچ 1998ء

حقوق سے دستبردار ہو سکتے ہیں فرائض سے نہیں 'جماعت احمدیہ

مردم شماری کے دوران جماعت احمدیہ نے اپنا موقف تبدیل نہیں کیا' الزام جھوٹ پر مبنی ہے

لاہور (پ ۔ ر) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی جس میں کہا گیا ہے کہ موجودہ مردم شماری کے دوران اپنا موقف تسلیم کرتے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرلیا ہے کی تردید کرتے ہوئے اسے انتہائی لغو بے بنیاد اور جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے ۔ بدھ کے روز جماعت احمدیہ کے پاکستان میں مقیم ترجمان راجہ غالب احمد نے یہاں پریس کانفرنس میں مرزا طاہر احمد کے لندن سے جاری ہونے والے بیان کو پڑھ کر سنایا جس کے مطابق مرزا طاہر احمد نے دعوی کیا کہ کسی بھی ایک احمدی نے مسلمان کی اس تعریف پر دستخط نہیں کئے جس کی رو سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کسی کو مسلمان قرار دینے کیلئے کافی نہیں ہوتا جب تک کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد کے دعاوی کی تکذیب نہیں کرتا مرزا طاہر احمد نے کہا کہ احمدی اس تعریف کو اسلام قرآن کریم اور تاریخ اسلام کے منافی سمجھتے ہیں ہمارے اس موقف میں ادنیٰ تبدیلی بھی نہیں ہوئی انہوں نے کہا کہ سارا پاکستان اس بات پر گواہ ہے کہ کسی احمدی نے بھی یہ فارم پر کرتے وقت یہ تسلیم نہیں کیا کہ اس کے عقیدہ میں نعوذ باللہ من ذلک توحید اور حضرت محمد رسول اللہ کا انکار داخل ہے اس لئے موقف کی تبدیلی کا الزام سراسر جھوٹ ہے مرزا طاہر احمد نے دعوی کیا کہ پاکستان کے تمام اخبارات اس بات پر گواہ ہیں

Ahmadis deny agreeing to be called non-Muslims

By Our Staff Reporter

LAHORE, March 25: The Jamaat Ahmadiyya has contradicted Press reports suggesting that the community agreed to be considered non-Muslim for the purpose of census.

A statement issued by the head of the community, Mirza Tahir Ahmad, from London and provided to newspapers in Lahore, said that such reports were "bundle of lies".

It said that while filling the census forms, no Ahmadi had denied the oneness of Allah and prophethood of Muhammad (PBUH).

DAWN Thursday, 26-3-1998

Reports denied

KARACHI, March 24: The Ahmadiyya Association based in Karachi has denied reports that Jama'at Ahmadiyya, during the recent census, has changed its stand and agreed to be considered "non-Muslims" and that the Jama'at has disowned Kalima.

In a statement faxed to newspaper on Tuesday Mirza Tahir Ahmad, Imam Jama'at Ahamadiyya, London, stated that there was absolutely no change in the stand.

DAWN MARCH 25, 1998

برکت کا نشان

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔

"جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوتے ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عظیم الشان نشان پائے جاتے ہیں۔ میں نے اس قسم کے برکت کے نشان بارہا حضرت بانی سلسلہ عالیہ' آپ کے ائمہ اور اہل خاندان کے وجودوں میں ملاحظہ کئے ہیں۔ مثال کے طور پر دو واقعات یہاں پر درج کرتا ہوں ورنہ واقعات تو بہت ہیں۔

ایک دفعہ جب لاہور میں مقیم تھا اور بیت احمدیہ میں بیٹھا ہوا تھا تو اچانک حضرت اماں جان بیت الذکر دیکھنے کے لئے تشریف لائیں۔ آپ کی آمد پر مجھے تحریک ہوئی کہ آپ کی خدمت میں کچھ رقم بطور نذرانہ پیش کروں۔ لیکن اس وقت میری جیب میں صرف تین روپے نکلے۔ مجھے یہ رقم بہت حقیر اور قلیل معلوم ہوئی۔ لیکن مجبوراً اسی کو حضرت ممدوحہ کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیا۔ آپ نے خوشی سے قبول فرمایا اور اللہ جزاء کہا بیت الذکر دیکھنے کے بعد آپ حضرت میاں چراغ دین صاحب کے گھر تشریف لے گئیں۔ ابھی آدھ گھنٹہ گذرا تھا کہ ایک معزز احمدی نے اپنا ملازم بھجوایا۔ اور خواہش کی کہ میں ان کے گھر جا کر چائے پیوں۔ جب میں چائے سے فارغ ہوا اور واپس آنے لگا تو انہوں نے میری جیب میں کچھ کاغذ ڈال دئے۔ میں نے خیال کیا کہ شاید دعا کے لئے انہوں نے کچھ لکھ کر میری جیب میں ڈالا ہے اور اس کو زبانی بیان کرنا انہوں نے مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن جب میں نے وہ کاغذ نکال کر دیکھے تو دس دس کے تین نوٹ یعنی مبلغ تیس (30) روپیہ تھے۔

ان صاحب نے بتایا کہ تھوڑی دیر پہلے میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ آپ کو چائے پر بلاؤں۔ اور آپ کی خدمت میں کچھ رقم پیش کروں۔ میں نے یقین کر لیا کہ یہ حضرت اماں جان کی بابرکت توجہ کا نتیجہ ہے۔
(حیات قدسی جلد چہارم ص 75)

غزل

عشق اس کے عہد میں بے دست و پا ہو جائے گا
آنکھ استنبول' سینہ قرطبہ ہو جائے گا

رات لمبی ہے تو باہم گفتگو کرتے رہو
بات چل نکلی تو بہتوں کا بھلا ہو جائے گا

ان بھری گلیوں میں پھرتا رہ اسی میں خیر ہے
اپنے اندر جا چھپا تو لاپتہ ہو جائے گا

سربریدہ لفظ ہم سے رات یہ کہنے لگے
اب نہ بولو گے تو کاغذ کربلا ہو جائے گا

جب سر عہد وفا صدیاں جھنجوڑی جائیں گی
وقت کی زنجیر سے لمحہ رہا ہو جائے گا

میں صلیبِ لفظ پر چڑھ جاؤں گا ہنستا ہوا
یہ پرانا قرض بھی آخر ادا ہو جائے گا

دامنِ آواز بھر جائے گا تازہ خون سے
آستیں خوش رنگ چہرہ خوش نما ہو جائے گا

عشق تولا جائے گا جب موت کی میزان میں
حُسنِ بے پروا بھی مصروفِ دعا ہو جائے گا

وہ مری آواز کا قاتل بھی ہے مقتول بھی
میرا اس کا آجکل میں فیصلہ ہو جائے گا

پھر خدائی کا کیا دعویٰ کسی فرعون نے
پھر سرِ دربار کوئی معجزہ ہو جائے گا

وہ گئے دن کا مسافر ہے اسے ملتے رہو
ذکرِ مضطرؔ بر سبیلِ تذکرہ ہو جائے گا

محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

20-جولائی ۱۹۹۶ء محمود ہال

سوال۔ ہمارا ایمان ہے کہ تمام انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ہی تعلیم لے کر آئے تھے یعنی واحدانیت کی۔ لیکن دنیا میں بے شمار مذاہب ہیں اور ان کی تعلیم میں شدید اختلاف ہے اس کی کیا وجہ ہے۔؟

جواب۔ یہ ایک بڑا اہم بنیادی سوال ہے۔ اور (کلام الٰہی) بڑی وضاحت کے ساتھ اس کا جواب دیتا ہے۔ کلام الٰہی کی تعلیم کی رو سے اگر خدا ایک ہے۔ تو اس کا قطعی طبعی نتیجہ یہ نکلنا چاہئے۔ کہ وہ تمام دنیا میں ہر انسان کو ایک ہی جیسا پیغام دے۔ یہ نہ ہو کہ کہیں کچھ اور کہہ رہا ہو۔ اور کہیں کچھ اور کہہ رہا ہو۔ کسی کو کہہ رہا ہو کہ میرا ایک بیٹا بھی ہے۔ میری ایک بیوی بھی ہے۔ اور کسی کو کہہ رہا ہو کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ جو ایسی بات کرے میں اس سے ناراض ہو جاتا ہوں اور کسی کو کہے کہ میرے شریک ہیں اور کئی قسم کے دیوتا ہیں جو میرے ساتھ مل کر خدائی چلا رہے ہیں۔ کسی کو کہے کہ سب جھوٹی کہانیاں ہیں انسان نے بنائی ہوئی ہیں۔ میں اکیلا ہوں۔ کسی کو کہے کہ میں خود اوتار بن کر زمین پر اترتا ہوں اور تمہیں انسان نظر آتا ہوں دراصل میں اوتار ہوں۔ کسی کو کہے کہ خدا تجسم اختیار کر ہی نہیں سکتا۔ اتنے بنیادی اختلافات ایک خدا کی طرف سے ہونے۔ بالکل لغو بات ہے۔ اور خدا ان میں سے جو بھی ہے۔ وہ اگر وہ خدا ہے۔ بیٹے اور بیوی والا تو باقی جگہ اور باتیں کیوں کر رہا ہے۔ اور اگر وہ شریکوں والا خدا ہے۔ تو پھر دوسری جگہ اور باتیں کیوں کرے۔ غرضیکہ جو بھی آپ سوچ لیں خدا کی خدائی میں اختلاف ہونا خدا کی ہستی کو جھٹلانے والی بات ہے۔ اس لئے (کلام الٰہی) اس کے خلاف بڑی قوت کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ خدا ہو اور مختلف تعلیمیں دے۔

پھر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ خدا نے ہمیشہ ایک ہی بنیادی تعلیم دی ہے۔

فرماتا ہے کہ جو لوگ بھی اہل کتاب یا مشرکین میں سے انکار کر رہے ہیں۔ وہ شکوک میں مبتلا رہیں گے حتیٰ کہ ان کو ایسی دلیل نہ ملے جو بالکل واضح اور کھلی ہو۔ لیکن ساتھ ہی فرماتا ہے لیکن خود اہل کتاب اپنی تاریخ پر غور کر کے دیکھیں کہ ان کو بینہ دی گئی تھی۔ تبھی وہ اپنے وقت کے انبیاء پر ایمان لائے۔ لیکن اس کے باوجود پھر وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ تو ثابت ہوا کہ انسان بینہ ملنے کے باوجود یعنی روشن دلیل پانے کے باوجود اختلاف سے باز نہیں آتا۔ اور واحد تعلیم کو بھی بدل کر ٹکروں ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ فرمایا واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی دنیا میں کہیں اس کے سوا کوئی تعلیم نہیں دی بنیادی طور پر۔ اللہ تعالیٰ پر وہ ایمان لے آئیں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ اور دوسرا یہ کہ اس کی عبادت کریں۔ اور تیسرا یہ کہ بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ ان کی خدمت کریں اور ان کے حقوق ادا کریں اور ان پر رحم شفقت کا سلوک کریں یہ بنیادی تعلیم ہے۔ جو ہر مذہب کو دی گئی۔ مگر جب یہ تعلیم مل گئی تو رفتہ رفتہ قوموں نے خود اس تعلیم کو بگاڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف غلط تعلیمات منسوب کر دی ہیں۔ اس نقشہ کے مطابق جب ہم دنیا پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ جتنا بھی پہلے نبی سے قوم دور ہو جاتی ہے۔ زمانے کے لحاظ سے اتنے اس کے اختلافات بڑھنے لگتے ہیں۔ اتنے مختلف منہ اور مختلف باتیں۔ اور تعلیم کو بگاڑ بگاڑ کر لوگ پیش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ نے مختلف تعلیمات دی ہوں۔ لیکن ایک سو سال کے اندر اندر عیسائیت میں فرقے پیدا ہو چکے تھے۔ کچھ کہتے تھے کہ آپ نے یہ کہا اور کچھ کہتے کہ آپ نے یہ کہا۔ کچھ کہتے تھے کہ آپ نے توحید کامل کا درس دیا اور کچھ تثلیث کی بات کرتے۔

تو (کلام الٰہی) یہ اشارہ کر رہا ہے کہ تم اپنے مذہب کی تاریخ پر غور کر کے دیکھ لو۔ خدا مختلف باتیں نہیں کیا کرتا۔ تم خود مانتے ہو کہ عیسیٰ نے ایک ہی بات کہی تھی۔ اس کے باوجود تم مجبور ہو اس بات کے ماننے پر کہ ہم مختلف باتیں کہتے ہیں۔ تو جب تم خود مختلف باتیں کہتے ہو تو اختلاف کے ذمہ دار انسان ہیں نہ کہ خدا۔ یہ بنیادی دلیل ہے جو اس آیت میں دی گئی ہے۔ اور اس کا اطلاق دنیا کے ہر مذہب پر ہوتا ہے۔

سوال۔ Aids کے متعلق حضرت بانی سلسلہ کا جو کہنا ہے کہ کثرت سے یہ بیماری یورپ اور دوسرے عیسائی ممالک میں پھیلے گی۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ احمدیوں کو یہ بیماری نہیں لگے گی۔ بعض جرمن' یا یورپ میں بسنے والے لوگ یہ بات سن کر احمدیت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن احمدیت میں آنے سے پہلے اس کے اندر ایسی بیماری کے جراثیم داخل ہو چکے ہیں تو کیا وہ بچ جائیں گے؟۔

جواب۔ حضرت بانی سلسلہ نے Aids کے متعلق ایڈز کا نام لئے بغیر بات کہی ہے۔ جو اس بیماری پر صادق آتی دکھائی دے رہی ہے۔ وہ یہ تھی کہ جب گزشتہ صدی میں حضرت بانی سلسلہ نے طاعون کی پیشگوئی کی ہے۔ اور طاعون پھیلی ہے۔ اور اس کے مطابق اس نے احمدیوں اور نہ ماننے والوں میں تفریق کر کے دکھائی۔ اور کثرت سے اس کے نتیجہ میں گاؤں کے گاؤں پنجاب میں احمدی ہوئے اور پھر وہ اس پر قائم رہے۔ یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ لیکن جب وہ طاعون کا دور ختم ہو گیا۔ تو اپنے وصال سے ایک سال پہلے یعنی 1907ء میں آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ آئندہ کسی زمانے میں عیسائی ملکوں میں یورپ کا آپ نے نام نہیں لیا بلکہ فرمایا عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی۔ یہ نہیں فرمایا کہ طاعون پھیلے گی بلکہ فرمایا ایک قسم کی طاعون پھیلے گی۔ اور وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہو گا۔ تو آج کل جو Aids کی بیماری نکلی ہے۔ یہ افریقہ سے شروع ہوئی ہے۔ اور افریقہ کے اس حصہ سے جو عیسائی ہے۔ اور یوگنڈا کا جنوبی حصہ جو زیادہ عیسائی ہے۔ وہاں اس نے خوب زور مارا ہوا ہے۔ اور دیگر ممالک افریقہ میں بھی ہے۔

لیکن عجب بات ہے کہ مسلمان علاقے خدا کے فضل سے اس سے بالعموم محفوظ ہیں۔ اس لئے یہ پیشگوئی تو بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔ اور اس کے بعد پھر یورپ میں آگئی اور پھر امریکہ چلی گئی اور ہو سکتا ہے امریکہ' افریقہ کو پیچھے چھوڑ جائے۔ اور جو ایڈز وہ دوسروں کو دیتے تھے کہیں ان کو نہ پڑ جائے۔ کیونکہ جتنی بدکاری امریکہ میں ہے دنیا کے کسی دوسرے حصہ میں شائد اتنی نہ ہو۔

یہ پس منظر ہے جس کو پوری طرح پیش نظر رکھنا چاہئے جس کی روشنی میں یہ سوال اٹھتا ہے۔ جو اٹھایا گیا ہے۔ اس سوال کا جہاں تک جواب ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحم کی تقدیر بالعموم اور مغفرت کی تقدیر یعنی معافی اور بخشش کی تقدیر بالعموم اس وقت کام کرتی ہے۔ کہ جب سزا جاری نہ ہو چکی ہو۔ جب سزا مل جائے تو پھر معافیوں کا سوال نہیں رہا کرتا۔ چنانچہ جب فرعون نے ڈوبتے ہوئے کہا کہ میں اب ایمان لاتا ہوں تو جواب تھا کہ اب کون سا وقت ہے۔ اب ایمان لاتے ہو۔ اگر بدن کی خاطر ڈرتے ہو تو ہم تمہارا بدن بچالیں گے۔ لیکن اس لئے کہ دنیا کے سامنے عبرت بنے۔ لیکن اس وقت معافی کا وقت نہیں رہا۔ ہم نے تمہیں پکڑ لیا ہے۔ اس لئے جس کو ایک دفعہ ایڈز کے داخل ہونے کے بعد پکڑ لے۔ اس کے متعلق یہ خیال کر لینا۔ کہ اس وقت کہے کہ میں احمدی ہوتا ہوں اور ایک دم بچ جائے۔ یہ تو ایک لطیفہ بن جائے گا۔ اور مذہب کے ساتھ تمسخر ہو جائے گا۔ اس لئے ہرگز کسی کو یہ غلط تاثر نہ ہونے دیں۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی کے اندر سچا استغفار بھی پیدا ہو اور وہ گریہ وزاری کرے۔ ایمان کامل ہو اور دوسرے لوگ اس کے لئے دعا کریں تو یہ ناممکن نہیں کہ اس کو یہ بیماری لگ چکنے کے بعد خدا کی تقدیر اس سے بچا کر نکال لے اور ایڈز کے جراثیم کو مزید اس کے اوپر ظلم کرنے کی اجازت نہ ملے۔

حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے آپ کی پیشگوئی یہ نہیں تھی کہ کسی احمدی کو طاعون نہیں ہو گا بلکہ آپ نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ بعض احمدیوں کو بھی ہو جائے کیونکہ یہ وبائی مرض ہے۔ اس سے کلیتاً پوری قوم نجات نہیں پا سکتی۔ اور یہ بہت پہلے ہی آپ نے لکھ دیا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ ایک احمدی اور غیر احمدی میں اتنی تفریق کر کے دکھائے گا کہ دشمن بھی دیکھ لے گا کہ ہاں فرق ہو گیا ہے کہ اتفاقاً کسی اکا دکا احمدی کو ہو جانا اس کی مناہی آپ نے نہیں کی تھی۔ یہ بھی وضاحت اچھی طرح ہو جانی چاہئے کیونکہ بعض دفعہ احمدی نوجوان غلطی سے چیلنج دے بیٹھتے ہیں کہ بتاؤ ایک کو بھی نہیں ہوئی تو وہ احمدی رسائل ۔ ثابت کر دیتے ہیں کہ دیکھو فلاں کو ہوئی فلاں کو ہوئی وغیرہ اس لئے صحیح بات آپ کو معلوم ہونی چاہئے۔

لیکن خدا نے ایسی صورت میں بھی حیرت انگیز اعجازی نشان دکھائے ہوئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ (-) میں جو نشان بیان فرماتے ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے دنوں میں شدید بخار ہوا اور بالکل طاعون کی گھٹلی کی طرح ویسی بغل میں گھٹلی بھی نمودار ہو گئی۔ اور ساری علامتیں طاعون کی تھیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب بے قراری سے بار بار کہتے تھے کہ مجھے طاعون ہو گئی ہے اور میں مرا حضرت بانی سلسلہ کو دعا کے لئے بلایا گیا۔ تو حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا سے دعا کی کہ اے خدا کلیتاً تو ہر شخص تو محفوظ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس شخص کو طاعون ہوا اور اس سے یہ مر گیا تو میری بڑی تضحیک ہو گی۔ دشمن کہے گا کہ میرا ماننے والا میرے گھر میں رہنے والا میرا ایک قریبی نائب مولوی ایسی مرض سے مارا گیا۔ اس لئے مجھے پتہ نہیں اس کو کیا ہے۔ لیکن میری درخواست ہے کہ اسے اچھا کر دے۔

یہ دعا کر کے جب ہاتھ لگایا تو مولوی صاحب بدن اسی طرح ٹھنڈا تھا جس طرح ایک صحت مند آدمی کا ٹھنڈا ہوا اور بخار کا نشان بھی نہ رہا۔ اس وجہ سے میں یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ

باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالقدیر قمر

محبتوں کا سفیر - شفقتوں کا پیکر

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

امام جماعت احمدیہ الثالث

اس دنیائے ہست و بود میں دن رات بیشمار زندگیاں جنم لیتی ہیں۔ مگر ایسے نابغہ روزگار وجود اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے تحت ہی منصہ شہود پر آتے ہیں۔ جن کی وجہ سے رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور نحوستیں دور ہوتی ہیں اور برکتیں اترتی ہیں۔ ایسی ہی عظیم الشان ہستیوں میں سے ایک حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔ آپ محبتوں کے سفیر اور شفقتوں کے پیکر تھے۔ ہر وہ شخص جو آپ سے ملا وہ ان شفقتوں اور محبتوں کا مورد بنا۔ اور اس میں چھوٹے بڑے اور اپنے اور پرائے کی کوئی تخصیص نہ تھی۔ ان محبتوں کی بارش ہر ایک پر یکساں ہوتی ہے۔

قرب میں میں اس وقت شاید دوسری کلاس میں تھا۔ میرے دادا جان کو اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ بہت ہی عبادت گزار۔ عاشق دین اور عاشق کلام الٰہی تھے۔ ہر عبادت کے لئے ہمیں بیت مبارک لے جاتے۔ جہاں ہم اپنے محبوب آقا حضرت امام جماعت الثالث کا دیدار کرتے۔ اور آپ کے پیچھے عبادت بجالانے کی سعادت حاصل کرتے۔ ابھی ربوہ آئے ہمیں ایک ہی سال ہوا تھا کہ محترم دادا جان اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم سب بہن بھائی چھوٹے چھوٹے تھے۔ پیارے امام نے پیغام بھجوایا کہ بچوں کو "قصر امامت" بھیج دیا جائے۔ کیونکہ لوگ تعزیت کے لئے آئیں گے۔ رش ہو گا۔ بعض کی آنکھیں آنسو بہائیں گی تو بچوں پر اس کا اثر ہو گا۔ چنانچہ ہم قصر امامت رہے۔ جہاں شفقتوں کے سمندر سے سیرابی ہمارا مقدر رہی۔

خالص دودھ محترم دادا جان میاں محمد اسماعیل صاحب چونکہ وفات سے قبل دو ماہ بیمار رہے تھے۔ محترم والد صاحب دن رات تیمارداری کی وجہ سے بیمار ہو کر فضل عمر ہسپتال پہنچ گئے۔ پیارے آقا نے ڈاکٹرز کو خصوصی توجہ کا ارشاد فرمایا اور جتنے دن والد محترم ہسپتال رہے حضور اپنی بھینسوں کا خالص دودھ والد صاحب کے لئے بھجواتے رہے۔

شہد بھجوایا میں اور چھوٹا بھائی بشیر احمد دارالرحمت شرقی پرائمری سکول سے پڑھ کر آ رہے تھے۔ واپسی پر ایک کتے نے میری بائیں ٹانگ پر کاٹ کھایا۔ جونہی پیارے آقا کو اطلاع ہوئی۔ آپ نے گھر سے شہد بھجوایا۔ اور فرمایا شہد کھائیں اور لگائیں بھی۔ آپ کی دعاؤں کی برکت اور بھیجے ہوئے شہد کے فیض سے اللہ تعالیٰ نے چند دنوں میں شفا بخش دی۔

دودھ پیا کرو ایک دفعہ جب ہماری ڈیوٹی رات کے وقت "قصر امامت" میں تھی۔ سردی بے انتہاء اور رات خاصی طویل تھی۔ ہمارے ساتھ آقا کے بعض باڈی گارڈز بھی تھے۔ (یاد رہے کہ اس وقت پیارے آقا سفر آخرت اختیار فرما چکے تھے) ہم نے باڈی گارڈز سے عرض کیا کہ حضرت صاحب کی شفقتوں کی بات ہے۔ اس پر ایک صاحب یوں لب کشا ہوئے۔

گرمیوں کے دن تھے۔ میری ڈیوٹی ڈیوڑھی کے پاس تھی رات کا منظر بڑا بھلا تھا۔ میں ریڈیو لگائے ہوئے سگریٹ سلگائے ہوئے اپنے خیالوں میں مگن تھا' رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ اچانک مجھے احساس ہوا کہ میرے سر پر کوئی کھڑا ہے۔ نظر جو اٹھائی تو پیارے آقا کھڑے تھے۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ خوف کی ایک لہر سارے جسم میں دوڑ گئی۔ تھر تھر کانپنے لگا کہ اس غفلت کی جانے کیا سزا ہو؟ مگر اس شفقتوں اور الفتوں کے پیکر نے کچھ بھی تو ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا' بلکہ جیب سے پانچ روپے نکالے اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ سگریٹ نہ پیا کرو۔ دودھ پیا کرو۔ صبح میں نے دودھ منگوایا' بیوی بچوں کے ہمراہ پیا۔ اور پیارے آقا کی اس شفقت کا نتیجہ یہ نکلا کہ سگریٹ پینے کی حرکت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میری جان چھوٹ گئی۔

نیا نوٹ دوسرے دوست سنانے لگے۔

ٹیوب ویل خراب ہو چکا تھا۔ اور میں نیچے کنویں میں اتر کر اسے درست کر رہا تھا۔ پسینے چھوٹے ہوئے تھے۔ تھکاوٹ سے برا حال تھا۔ کہ میرے کانوں میں آواز سنائی دی۔ کیا ہو رہا ہے۔ گرمی میں حظ اٹھا رہے ہو؟ میں نے سمجھا میرا کوئی ساتھی ہے۔ اس لئے میرے منہ سے بغیر سوچے نازیبا کلمات نکل گئے اور میں نے کہا جاؤ مجھے کام کرنے دو۔ اور اس کے ساتھ ہی اوپر جو دیکھا تو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔ آپ سخت ناراض ہوئے۔ میں نے عرض کیا حضرت صاحب میں نے دیکھا نہیں تھا۔ اس لئے ایسے الفاظ منہ سے نکل گئے۔ آپ نے فرمایا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ تم نے یہ الفاظ مجھے کہے ہیں۔ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو اس نے بھی انسان ہی ہونا تھا۔ تم نے انسانیت کی تذلیل کی ہے۔ شام کو نماز کے وقت میری ڈیوٹی تھی۔ آپ قصر امامت سے نکلے اور میری طرف چلنا شروع کر دیا۔ میں پیچھے ہٹتا گیا۔ یہاں تک کہ پیچھے دیوار آ گئی۔ اب کہاں بھاگو گے! میں نے سمجھ لیا کہ اس وقت تو کنویں میں ہونے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اب خیر نہیں۔ مگر پیارے امام نے محبتوں کی ردا اڑھاتے ہوئے فرمایا۔ میاں! میں تمہارا امام ہوں وہاں روحانی باپ بھی ہوں۔ جب بچہ کوئی غلطی کرتا ہے تو باپ کا فرض ہے کہ اسے سمجھائے۔ اس لئے ناراض نہیں ہونا۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور دس روپے کا نیا نوٹ مجھے عطا فرما کر "بیت مبارک" تشریف لے گئے اور میری آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری ہو گئے۔

باقی صفحہ 7 پر

عبدالحلیم احمد- مربی سلسلہ

دون کیخوتے کردار کا خالق شہرۂ آفاق سپینش ادیب

میگل دے سربانتیس

"سربانتیس! جو کل تک زندہ تھا آج قبر میں دفن کر دیا گیا ہے مٹی نے اس کے جسم کو ڈھانپ لیا ہے لیکن وہ اس کے نام کو نہیں چھپا سکی۔ اس کا نام زندہ ہے۔"

یہ الفاظ ایک ہسپانوں شاعر فرانسکو کے سپینش اشعار کا ترجمہ ہیں جو اس نے اپنے دوست میگل دے سربانتیس کی موت پر کہے۔ اس میگل کی موت پر جو کلاسیکل سپینش لٹریچر میں اپنے شاہکار کردار "دون کیخوتے" کے نام سے دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے۔ آج میگل کی قبر کے نشان مٹ چکے ہیں لیکن اس کے دوست فرانسکو نے جو یہ کہا تھا کہ اس کا جسم مٹی ہو جائیگا اور پھر کبھی اس کا گوشت پوست دکھائی نہ دے گا لیکن اس کا نام زندہ رہے گا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ اپنے کام اور نام کے حوالہ سے نہیں مرا۔ میگل نے کئی کتابیں لکھیں لیکن اس کی وہ تحریریں جنہوں نے اسے دنیا بھر میں شہرت کا تاج پہنایا وہ اس کی مزاحیہ تحریریں ہیں جنہیں اس نے "دون کیخوتے" کا نام دیا ہے۔

مزاح کی دنیا "دون کیخوتے" ایک فرضی کردار اپنی بے وقوفی کے حوالے سے پڑھنے والوں کے لئے مزاح کی ایک دنیا لئے ہوئے ہے۔ اس کردار کے اسی حوالے سے حضرت امام جماعت الرابع نے بھی اپنی تقریروں میں ایک دو مرتبہ اس کا ذکر فرمایا ہے۔ اور میرے لئے یہی تذکرہ اس موضوع پر قلم اٹھانے کا باعث ہوا ہے۔

دون کیخوتے کا کردار ایسی شہرت پا گیا ہے کہ اس کے خالق میگل دے سربانتیس کو کوئی نہیں جانتا لوگ صرف دون کیخوتے کے نام اور اس کے کارناموں کو جانتے ہیں۔ یہ کردار دنیا بھر میں سپین کی پہچان بن چکا ہے۔

تعارف اس کردار کا خالق میگل دے سربانتیس سپین کے ایک گاؤں القلعہ دے ایناریس میں 19 اکتوبر 1547ء کو پیدا ہوا اس کا والد رودریگو (Rodrigo) ایک سرجن ڈاکٹر تھا۔ اس کی والدہ کا نام لیونور (Leonor) تھا۔ والدین نے اس کا نام میگل رکھا سربانتیس اس کا خاندانی نام ہے۔ میگل کا والد 1556ء میں وفات پا گیا۔ والد کی وفات کے بعد میگل نے میڈرڈ میں رہائش اختیار کر لی

میگل نے اپنی ابتدائی تعلیم اومانیدادیس نام سکول میں اپنے استاد خوان لوپس (Juan Lopez) سے حاصل کی۔ 1568ء میں بادشاہ فلپ دوئم کی بیوی ازابیلا فوت ہوئی تو میگل نے اس کی یاد میں ایک کتاب شائع کی اس کتاب میں اس کے ابتدائی اشعار درج ہیں جو اس نے ملکہ کی موت پر کہے اس نے لکھا کہ "وہ ہستی جسے موت نے اپنے آغوش میں لے لیا ہے وہ ہماری ایک متاع عزیز اور محبوب ہستی تھی۔"

اٹلی کی جنگ میں 1569ء میں میگل کارڈنیل "ایکوابیبا" کے ساتھ اٹلی چلا گیا۔ کارڈنیل کی وفات کے بعد 1571ء میں میگل نے کپتان دی ایگو کی کمپنی میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شمولیت اختیار کر لی جو "سانتا لیگا" یعنی مقدس اتحاد کے نام پر بنائی گئی تھی اس فوج کے ہمراہ اس نے لیپانتو کے مقام پر بحری جنگ میں یادگار کردار ادا کیا۔ اس دوران اس کے بائیں بازو میں ایسا زخم آیا کہ اس کا وہ بازو ناکارہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے وہ لیپانتو جنگ کا لنجا کے نام سے مشہور ہو گیا۔

قیدی 1575ء میں ناپولیس کے مقام پر بذریعہ بحری جہاز سپین کے لئے سفر کرتے ہوئے راستہ میں بحری قزاقوں کا قیدی بنا لیا گیا اور قریباً پانچ برس تک قید میں رہا۔ رہائی ملنے پر سپین واپس آ کر میڈرڈ میں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں اس کی شادی کاتالینا (Catalina) نامی لڑکی کے ساتھ ہو گئی۔ اب اس نے اپنے آپ کو تصنیف کے کام کے لئے وقف کر دیا۔

تصانیف اس کا پہلا ناول لا گالاتیا (La Galatia) 1585ء میں شائع ہوا۔ 1597 تا 1602ء اشبیلیا قیام کے دوران اس نے اپنی شہرہ آفاق کتاب دون کیخوتے کا پہلا حصہ تحریر کیا جو 1604ء میں شائع ہوا۔ 1606ء میں وہ دوبارہ میڈرڈ آ گیا جہاں اسنے "نوبیلاس اے‌ٖمپیلاریس" یعنی مثالی ناول شائع کیا نیز 1615ء میں اس نے "اوچو کومیدیاس ای انترے میسیس" یعنی آٹھ مزاحیہ ڈرامے اور دون کیخوتے کا دوسرا حصہ شائع کیا۔ 19 اپریل 1616ء موت سے تین روز قبل اس کی کتاب "پرسیلاس" تکمیل کو پہنچی کہ اس کی زندگی کے سانسوں کے دن مکمل ہو گئے۔ اس کی یہ تصنیف اس کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔

میگل، شیکسپیئر کی وفات کے سات دن بعد 22 اپریل 1616ء کو وفات پا گیا۔ اسے معمول کے لباس میں اگلے روز دفنایا گیا۔ اگرچہ میگل کی تحریروں کا کلاسیکل سپینش لٹریچر میں ایک بڑا مقام ہے۔ تاہم اس کی تحریر "دون کیخوتے" دنیا بھر میں مشہور ہوئی اور اس کی وجہ سے اسے بڑی شہرت ملی۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثناء اللہ بلتستانی

شذرات

نواز شریف اور طاہر القادری

پاکستان عوامی اتحاد اور پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ۔

وزیر اعظم میاں نواز شریف کو ان سے زیادہ بہتر اور کوئی نہیں جانتا اس لئے وہ پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ میاں نواز شریف جنرل ضیاء الحق کی طرح آمر مطلق بننے کا منصوبہ رکھتے ہیں اور اس مقصد کے تحت ہی وہ اپنے اقتدار کے راستے میں حائل تمام رکاوٹیں ختم کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ شب یہاں اپنی اقامت گاہ پر کالم نگاروں کے ساتھ ایک طویل نشست میں کیا۔ انہوں نے میاں نواز شریف کے ساتھ اپنی سابقہ رفاقت اور پھر ان کے ساتھ اختلافات کے پس منظر سے بھی آگاہ کیا اور انکشاف کیا کہ ایک وقت وہ بھی تھا جب میاں نواز شریف ان کے ساتھ عقیدت کی انتہاء میں انہیں امام مہدی کا درجہ دینے لگے تھے۔ اس سلسلے میں ایک دن میاں نواز شریف نے جب وہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔ انہیں اپنے گھر دعوت دی اور ایک کمرے میں بٹھا کر کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں آپ سے جو بات پوچھنے والا ہوں وہ صرف میرے اور آپ کے درمیان رہے گی اس لئے میرے دل میں آپ کے بارے میں جو تاثر ہے اس پر آپ میری تسلی کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے استفسار پر میاں نواز شریف نے مجھے کہا کہ میرے دل میں یہ تاثر قائم ہو گیا ہے کہ کہیں آپ امام مہدی تو نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف کی اس بات پر میں نے خود بھی استغفار پڑ[illegible] [illegible] میاں نواز شریف کو بھی توبہ کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ میاں نواز شریف نے میری موجودگی میں توبہ کی۔

(نوائے وقت 26 مارچ 98ء)

مسیحا کا انتظار

شیخوپورہ کے احمد علی نوائے وقت کے ایڈیٹر کے نام لکھتے ہیں

مکرمی! نظریہ پاکستان سے حصول پاکستان تک مسلمانوں کو جتنی قربانیاں دینا پڑیں تاریخ کے دامن نے وہ اوراق اپنے اندر اب بھی محفوظ سموئے ہوئے ہیں معصوم چھوٹے بچوں کو نیزوں کی انیوں سے نوچا گیا۔ مسلمان عورتوں کی گلی گلی کوچے کوچے میں سرعام عصمت دری کی گئی۔ ریلوے سٹیشنوں کی دیواروں پر تڑپتے زندہ بچوں کے لاشوں سے جئے ہند لکھا گیا غرضیکہ کیا کیا ستم نہ ہوا؟ آخر یہ قربانیاں کیوں دی گئیں؟ کہ ایک علیحدہ مملکت قائم کی جائے جو اسلامی نظام تعلیم پر اپنے معاملات کا انحصار کرے۔ قرآن و حدیث کی تبلیغ و اشاعت کا پرچار کیا جائے تاکہ ایک ایسا اسلامی معاشرہ قائم ہو جائے جس کے اندر اسلامی روایات کی برسات مسلسل ہوتی رہے۔ مگر آج پاکستان کرپشن 'لوٹ کھسوٹ' بے حیائی ظلم و ناانصافی' اقربا پروری اور دہشت گردی کے ہاتھوں سسک رہا ہے۔ جاگیردارانہ نظام کے خاتمے کے لئے دعائیں کر رہا ہے کہ کوئی مسیحا آئے جو میری تقدیر کو بدل دے۔

(نوائے وقت 26 مارچ 98ء اشاعت خاص)

عام آدمی کی بیچارگی

بی بی سی نے پاکستان پولیس کے تشدد اور رشوت خوری کے حوالے سے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ ریاستی اداروں میں انفرادی لاقانونیت کے سبب عام آدمی کی بیچارگی اور بے بسی ایک خطرناک موڑ پر پہنچ گئی ہے۔ صوبہ بلوچستان اور سندھ میں بعض طاقتور وڈیروں اور اہلکاروں کی نجی جیلوں کے قصے عام ہیں اب یہ بھی ہو رہا ہے کہ پولیس کے کچھ افسروں کے بارے میں بھی یہ انکشافات ہوئے ہیں کہ انہوں نے ذاتی حوالات کھول رکھی ہے تھانوں میں کوئی اندراج کئے بغیر افراد پر زبردست تشدد کیا جاتا ہے جب شور مچتا ہے تو محکماجاتی تحقیقات کی کارروائی شروع ہوتی ہے۔ پاکستان میں ایف آئی آر درج کرانا عام آدمی کے اختیار سے باہر ہے۔ کراچی میں یہاں تک ہو ہے کہ پولیس نے اس وقت تک چار افراد کے قتل کی واردات کی ایف آئی آر نہیں کاٹی جب تک چاروں مقتولین کی لاشیں لوگوں نے تھانے کے سامنے رکھ کر دھرنا نہیں دیا۔ بی بی سی نے مزید بتایا کہ دوسری طرف یہ حال ہے کہ یہاں اختلافات کی بنیاد پر اور کسی بھی سیاسی مخالف کا حقہ پانی بند کرانے کے لئے بیل کی چوری سے لے کر بجلی کی تاریں کاٹنے کے الزامات پر ہر طرح کی ایف آئی آر آسانی سے درج ہو جاتی ہے۔ پولیس چاہے تو کسی کی بھی جیب سے چرس 'پستول اور فحش مواد برآمد کر سکتی ہے اور نہ برآمد کرنا چاہے تو کھلی گاڑیوں میں اسلحہ بھی دن دیہاڑے ادھر سے ادھر ہو جاتا ہے۔ سندھ کے دیہات میں تحفظ کے لئے پولیس کی مدد حاصل کرنا شریف آدمی کا کام نہیں کسی بھی واردات کی اطلاع پولیس کو دینے کا مطلب یہ ہے کہ الٹا خود شکایت کرنے والے سے مجرموں جیسا سلوک ہو سکتا ہے۔ 90 فیصد لوگ وردی پہنے سپاہی اور پولیس کی گاڑی دیکھ کر احساس تحفظ کی بجائے خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پاکستان کی 50 سالہ تاریخ میں دس پولیس والے بھی ایسے نہ ہوں گے جنہیں عام آدمی کی ذہنی اور جسمانی توہین کے جرم میں قید کی سزا ہوئی ہو۔

(نوائے وقت 98-3-28)

تفریق پیدا ہو رہی ہے

○ ناصر نقوی گجرات سے ایڈیٹر نوائے وقت کے نام لکھتے ہیں۔

مکرمی! شناختی کارڈ اور ڈیٹا فارم پر ایک حلف نامہ درج ہے اور وہ اس قسم کا ہے کہ ہمارے عقائد کے خلاف ہے۔ ہم شیعہ ہیں اور ہمارے عقائد میں امام مہدی کی آمد کا تصور بنیادی عقائد میں شمار کیا جاتا ہے۔ مگر ایک شخص کو شناختی کارڈ اور مردم شماری کرواتے وقت ان باتوں کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ بات فرقہ واریت کا موجب بھی بن رہی ہے کیونکہ اس کے ذریعے تفریق کا پیدا ہونا سب سے بڑا المیہ ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ اس شرط کے ذریعے ان چھوٹے چھوٹے علماء اور فرقوں کا قلع قمع ہو پھر ایک نجدی سٹیٹ بن جائے۔ لہٰذا میں اپنے شیعہ علماء سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے خلاف مہم چلائیں اور اپنے فرقے کے علاوہ دوسروں پر بھی احسان کریں۔

(نوائے وقت 26 مارچ 1998ء اشاعت خاص)

علماء کے اثاثوں کی چھان بین

○ پنجاب بھر میں فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات کے پیش نظر پنجاب بھر کے علماء کے اثاثوں کی چھان بین شروع کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ہوم ڈپارٹمنٹ پنجاب نے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے دس دن کے اندر اندر مکمل رپورٹ طلب کر لی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ متعدد علمائے کرام کے اثاثے' گاڑیوں اور دیگر سہولیات کے متعلق رپورٹ پیش کی جائے گی۔ کیونکہ خفیہ ایجنسیوں کا خیال ہے کہ کئی بیرون ممالک سے علماء کرام کو رقوم فراہم کی جاتی ہیں۔ جو فرقہ واریت پر خرچ ہوتی ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 21 مارچ 1998ء)

تاریخی صلح

○ فیصل چوک پنجاب اسمبلی کے سامنے تاریخی صلح کے نام سے جلسہ سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کے نمائندوں کی عدم شرکت اور عوام کی طرف سے جوش و جذبے کا مظاہرہ نہ ہونے کے باعث کامیاب نہ ہو سکا تاہم مقررین نے اس موقع پر اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ملک سے دہشت گردی اور فرقہ واریت کیخلاف متحد ہو کر جدوجہد کریں گے' جلسہ کا اہتمام تنظیم الجہاد 313 نے کیا تھا اور صدارت چیئرمین عفت اللہ نے کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس ناکامی پر ناامید نہیں ہیں بلکہ اس مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں گے اور اگلے سال 23 مارچ تک ہر ڈویژن میں صلح کانفرنس ہو گی۔ انہوں نے قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا کہ دلآزار واقعات کی روک تھام کے لئے قانون سازی کی جائے' جلسہ سے مولانا حسین احمد اعوان' ایس اے جعفری' صاحبزادہ سعید احمد صابری اور تحریک جعفریہ کے کاظم رضا نقوی نے بھی خطاب کیا۔

(روزنامہ جنگ 23 مارچ 1998ء)

پہلی مثال

○ اصغر علی گھرال کے مضمون "اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے" کا ایک حصہ

"جس زمانے میں احمدیوں (قادیانیوں) کے گھروں دکانوں اور عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کی باقاعدہ مہم چلائی گئی تو سوال پیدا ہوا کہ کلمہ مٹائے کون؟ پولیس نے یہ خدمت سرانجام دینے سے انکار کر دیا اور مولویوں سے کہا کہ یہ نیک کام اپنے ہی ہاتھوں سے کریں۔ ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ احمدی آپ کے قریب بھی نہیں آئیں گے مگر مولوی لوگ بھی اپنے ہاتھوں سے کلمہ مٹاتے گھبراتے تھے۔

اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ میں مسلمانوں پر یہ الزامات تو لگتے رہے کہ انہوں نے کافروں کو زبردستی کلمہ پڑھوایا ہے لیکن کلمہ پڑھنے والوں کو زبردستی روکنے کی تاریخ میں پہلی مثال تھی۔

آخر عیسائی خاکروب اور بھنگی اس مقصد کے لئے "کرایہ" پر لائے جاتے۔ اور کئی جگہ تو انہوں نے یہ کام کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ ایک ناقابل عمل مشق تھی جس خدا کا یہ کلمہ ہے وہ تمام کائناتوں پر محیط ہے اسے کسی بھی حصے سے کون مٹا سکتا ہے۔ وہ آج بھی وہاں بڑے طمطراق سے چمک رہا ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 12 جنوری 98ء)

○○○

دہشت گردی کے بنیادی عوامل

○ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب میاں شہباز شریف نے ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ من حیث القوم ہماری بدقسمتی رہی ہے کہ قیام پاکستان سے لیکر اب تک کے پچاس سالوں میں ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا گیا ہے ملک کے تھانوں میں دادرسی اور انصاف پروری کی بجائے پیسہ اور سفارش کے بل بوتے پر مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم ثابت کیا جاتا رہا عوامی نمائندوں نے عام آدمی کے حقوق کا تحفظ کرنے کی بجائے اس کا استحصال کیا۔ اور اقتدار کو دولت کمانے کا ذریعہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے بنیادی عوامل میں ناخواندگی اور جہالت شامل ہیں بعض نام نہاد علماء اپنے مفادات کے حصول کے لئے "جنت کی بشارت" دیکر سادہ لوح عوام کو استعمال کر رہے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان لاہور 19 مارچ 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیف الدین خان

اپنی حفاظت آپ

دہشت گردی اور جرائم کی زد سے بچنے کے لئے روزنامہ جنگ لاہور (16- مارچ 98ء) میں یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ جو ہم اخبار مذکورہ کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

انسانی معاشرے میں جرائم کا وجود نیا نہیں ہے بلکہ تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ جب سے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے۔ جرائم رونما ہو رہے ہیں اور کسی انسانی معاشرے میں یکدم جرائم کا خاتمہ یا ان کی مکمل روک تھام تقریباً ناممکن ہے لیکن جہاں انسان نے ہر شعبہ زندگی میں ترقی کی ہے وہاں انسانی معاشرہ بھی ترقی کی منازل درجہ بدرجہ طے کر رہا ہے بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں تو عمرانی علوم کے ماہرین نے جدید سائنس اور جرائم کی نفسیات کی روشنی میں اپنی اپنی آبادی کے تناسب سے ایک ایسے جدید نظام کی بنیاد رکھ دی ہے جس میں کمیونٹی کا تحفظ "اپنی حفاظت آپ" میں مضمر ہے۔ اس نظام کے تحت ہر انسانی آبادی میں ایسا ماحول اور حالت پیدا کرنا ہے جو اس بات کی ضمانت ہوں کہ انسانی زندگیاں اور آبادیاں، دہشت گردی، ڈاکہ زنی، اغوا برائے تاوان، اور ناگہانی تباہ کاریوں سے محفوظ رہ سکیں یعنی انسانی جسم و روح کو زخم لگنے سے پہلے اس کی روک تھام ہو سکے۔

"اپنی حفاظت آپ" خود آپ کے اپنے گھر سے شروع ہوتی ہے اور گھر میں بسنے والی انسانی زندگیوں کی ضمانت کے ساتھ ساتھ آپ کو مالی تحفظ بھی فراہم کرتی ہے۔

آپ کا گھر یقیناً ایک محلہ یا کمیونٹی سے وابستہ ہوتا ہے ہمارے ہاں ایک پرانی کہاوت ہے۔ "ہمسائے ماں جائے" یعنی آپ کے ہمسائے آپ کے حقیقی بہن بھائیوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی قریب ہیں۔ آپ کے دکھ سکھ میں، آپ کے رشتہ داروں کو خبر ہونے سے قبل شریک ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ آپ کے گھر کے تین اطراف میں تو آپ کے ہمسائے موجود ہی ہیں بلکہ پوری گلی، محلہ یا کمیونٹی بھی آپ کے ہمسایہ ہی تو ہیں کیوں نہ سب کی آپس میں باقاعدہ جان پہچان ہو۔ ہفتہ پندرہ واڑے میں نہیں تو کم از کم مہینہ میں ایک بار پوری کمیونٹی کی آپس میں میٹنگ ہو۔ جس میں دوسرے مسائل کے علاوہ کمیونٹی کی سلامتی، چوری چکاری، ڈاکہ زنی، دہشت گردی اور بڑے ممکنہ جرائم کے انسداد کے لئے باقاعدہ آپس میں بحث مباحثہ ہو۔ ایک دوسرے کے تجربات سنے جائیں اور ہر فرد گھرانے کو یہ احساس دلایا جائے کہ کسی بھی ناگہانی مصیبت کی صورت میں وہ گھرانہ اکیلا نہیں ہے بلکہ کسی ایک گھر کا مسئلہ پوری کمیونٹی کا مسئلہ ہو گا لیکن آغاز آپ کو اپنے گھر سے ہی کرنا ہو گا۔ جیسے اپنے گھر کے آس پاس سڑکوں اور گلیوں میں رات کے وقت مناسب روشنی کے انتظام کا جائزہ لیا جائے اور رات کو گشت کے لئے انجان چوکیداروں اور کرائے پر حاصل کئے گئے غیر تربیت یافتہ گارڈز پر بھروسہ کرنے کی بجائے مقامی لوگوں یا گھریلو ملازموں کی مدد لینی چاہئے جو اپنی کمیونٹی کے تمام مکینوں کو ذاتی طور پر جانتے ہوں اور کسی بھی اجنبی یا مشتبہ شخص کو اپنی گلی، محلہ یا کمیونٹی میں دیکھ کر مناسب باز پرس کر سکیں۔ اس طرح انہی افراد کو وقتاً فوقتاً سول ڈیفنس اور ناگہانی مصیبت یا ایمرجنسی میں "زندگی بچاؤ اقدامات" کی تربیت کا بھی انتظام ہو جائے تو سونے پہ سہاگہ ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں جہاں کرائم ریٹ بہت کم ہے وہاں تو گھروں کے باہر لگی ہوئی تختیاں "کتے سے ہوشیار رہیں" گھر والوں کے حفاظتی انتظام کی آئینہ دار ہیں۔ ماہرین نفسیات یہ بتاتے ہیں کہ گھر میں کتا نہ بھی ہو لیکن جرائم پیشہ افراد کو جہاں کہیں بھی حفاظتی اقدامات کی کوئی جھلک نظر آئے تو یہ لوگ وہ علاقہ ہی چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ اس طرح ایک تو ان کے کام میں رکاوٹ پڑتی ہے دوسرے پکڑے جانے کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ البتہ ایسے گھر اور علاقے جہاں حفاظتی انتظام کا تاثر نہ ملے وہ مجرموں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔

یہاں ذیل میں چند حفاظتی اقدامات دیئے جا رہے ہیں۔ ان کا بغور مطالعہ کریں اور گھر میں رہنے والے ہر فرد کو ان اقدامات سے آگاہ کریں بلکہ ہو سکے تو کسی کارڈ بورڈ پر لکھ کر اپنے گھر کے اندر مرکز نگاہ پر لٹکا دیں تو گھر میں رہنے اور آنے جانے والے تمام افراد کی غیر شعوری تربیت کا انتظام بھی ہو جائے گا اور نہ صرف آپ کا اپنا گھر بلکہ پوری کمیونٹی کے جان و مال کا تحفظ بھی ممکن ہو سکے گا یقیناً ہم جرائم کا مکمل خاتمہ نہیں کر سکتے ہیں۔ خدارا اپنے گھر میں بسنے والوں کی زندگیوں کی حفاظت میں غفلت نہ برتیں اور ان اقدامات کو اپنی روزمرہ میں اہمیت کا درجہ دیں۔ اسی میں ہماری اور ہمارے معاشرے کی بھلائی ہے۔

حفاظتی اقدامات

1- سب سے پہلے تو آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے گھر کا صدر دروازہ واقعی مضبوط اور پختہ بنیاد پر تعمیر شدہ ہے اور اسے ضرورت کے استعمال کے علاوہ ہر حالت میں بند رکھیں۔ بلاوجہ صدر دروازہ کھلا رکھنا جرائم پیشہ افراد اور دہشت گردوں کو دعوت جرم دینے کے مترادف ہے۔

2- روزمرہ استعمال نہ ہونے والی کھڑکیاں اور روشن دان مضبوطی سے بند رکھیں۔

3- روزمرہ استعمال ہونے والی کھڑکیوں اور روشن دانوں پر مضبوط لوہے کی حفاظتی گرل لگوائیں۔

4- کسی اجنبی کو مکمل چھان بین اور شناخت کے بغیر گھر کی چاردیواری میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں۔

5- رات کے وقت اندھیرے میں گھر کے سامنے والا حصہ روشن رکھیں۔

6- اپنے گھر کے آس پاس سٹریٹ لائٹس کا خیال رکھیں۔ خراب ہونے کی صورت میں متعلقہ لوگوں سے ٹھیک کروائیں اور ہر رات مناسب روشنی یقینی بنائیں۔

7- خوانچہ فروشوں اور بھکاریوں کو کسی بھی صورت گھر کی چاردیواری میں داخل نہ ہونے دیں۔

8- اپنے دھوبی، اخبار فروش اور شیر فروش سے معاملات طے کرنے سے قبل ان کے مکمل کوائف اور ریفرنس حاصل کریں۔

9- گھر کی مرمت اور رنگ و روغن والوں کی خدمات حاصل کرنے سے قبل ان کے مکمل کوائف اور شناختی کاغذات اپنے قبضے میں لے لیں اور دوران کام ان کی حرکات و سکنات پر کڑی نظر رکھیں۔

10- کسی بھی گھریلو ملازم کو ملازمت دینے سے قبل اس کے مکمل کوائف، تازہ فوٹو اور شناختی کارڈز کی فوٹو کاپیاں اپنے پاس محفوظ رکھیں تاکہ بوقت ضرورت کام آئیں۔

11- غیر ملکی ملازم بنگالی یا افغانی ہونے کی صورت میں خاص محتاط رہیں اور اس کے متعلقہ کاغذات کی پوری پڑتال کرکے اپنی تحویل میں لے لیں اور صرف ملازمت چھوڑنے کی صورت میں ان کو واپس کریں۔

12- اپنے گھریلو ملازمین کے دوست، رشتہ داروں یا ملاقاتیوں کو کسی بھی حالت میں گھر کی چاردیواری میں آنے کی اجازت نہ دیں۔

13- اپنے نابالغ بچوں کو گھر سے باہر کھیل کود کے لئے بغیر کسی ملازم یا عزیز کے جانے کی اجازت ہرگز نہ دیں۔

14- اپنے آپ کو اچانک کسی اچھی، بری یا حادثاتی خبر سننے کے لئے ہمیشہ تیار رکھیں اور اپنے حواس کو ایسے مواقع پر قابو میں رکھنا سیکھیں اور گھر چھوڑنے کی صورت میں متعلقہ خبر کے بارے میں دوبارہ فون پر کنفرم کریں اور کسی اجنبی کو پیچھے گھر پر ہرگز نہ چھوڑیں۔

15- ایمرجنسی کی صورت میں گھر میں کسی پرانے ملازم یا رشتہ دار کو ضرور چھوڑیں۔ خالی گھر کسی بھی خطرہ کو دعوت دے سکتا ہے۔ گھر چھوڑنے سے پہلے کھڑکیاں اور دروازے مکمل بند کر دیں اور لیٹ واپس آنے کی صورت میں گھر کے باہر اور سامنے والی روشنیاں جلا کر جائیں اور قریبی ہمسائے کو مکمل صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے گھر کی نگہداشت کی درخواست کرتے ہوئے جائیں۔

16- گھر میں اپنا اور اپنے افراد کنبہ کا بلڈ گروپ ریکارڈ محفوظ رکھیں۔

17- اہم ٹیلیفون نمبرز یعنی قریبی ہسپتال، ڈاکٹر، پولیس سٹیشن، فائر سٹیشن، سوئی گیس، واپڈا اور واسا کے نمبرز گھر میں نمایاں آویزاں کریں۔

18- اگر آپ کے کوئی باقاعدہ لائسنس یافتہ ہتھیار مثلاً پستول، موزر یا بندوق وغیرہ موجود ہے تو اسے بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں اور اس کے استعمال میں مکمل مہارت حاصل کریں تاکہ ضرورت کے وقت آپ اسے بہ طریق احسن استعمال کر سکیں۔

19- کسی بھی دھمکی آمیز خط یا فون کال ملنے کی صورت میں بلا ہچکچاہٹ اور بلا تاخیر نزدیکی پولیس سٹیشن کو مکمل صورت حال سے مطلع کریں۔ یاد رکھیں پولیس کو بروقت اطلاع کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کی روک تھام کی جانب پہلا موثر قدم ہوتا ہے۔

20- اگر گھر سے روانگی کے وقت یا کسی بھی وقت آپ کو گھر کی دیوار یا چاردیواری پر کوئی نمایاں نشان لگا ہوا نظر آئے یا کوئی مشکوک اجنبی گھر کے باہر بلاوجہ گھومتا ہوا نظر آئے تو اس کی اطلاع فوری طور پر اپنے نزدیکی پولیس سٹیشن کو دیں اور قریبی ہمسایوں کو بھی اس بارے میں مطلع کریں۔

یہ چند حفاظتی تدابیر نہ صرف آپ کے اپنے گھر کو محفوظ بلکہ آپ کی کمیونٹی کو محفوظ ترین بنانے اور کرائم ریٹ کو کم از کم سطح پر رکھنے میں حکومت اور متعلقہ اداروں کے لئے ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ (جنگ 16- مارچ 1998ء)

OOO

بقیہ صفحہ

جس طرح پہلے طاعون کے جراثیم ایسے مہلک تھے جس سے بچنے کے لئے اعجازی نشان کے بغیر شفاء کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ اسی طرح اس ایڈز کی حالت بھی چاہے کیسی ہو۔ خداتعالیٰ کی تقدیر میں ہے۔ اس کے قبضہ قدرت میں ہے کہ اگر کوئی توجہ کرنے والا استغفار کرے اور کبھی کوئی اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے تو خدا اسے قبولیت دعا کا نشان عطا فرمائے۔ اور لگی ہوئی ایڈز بھی ہٹ جائے۔ کیونکہ طاعون کے بارہ میں ہمارا سابقہ تجربہ یہی ہے کہ لگا ہوا مرض بھی خداتعالیٰ کے فضل سے غائب ہو جایا کرتا تھا۔ اور ایک سے زیادہ مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔

آخر میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں کہ بعض احمدی نوجوان چونکہ اس پیشگوئی کو پڑھتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں جوش آتا ہے۔ اور دعوت الی اللہ کے فوائد کی خاطر وہ لوگوں میں ایسی باتیں مشہور کر دیتے ہیں جو درست نہیں ہیں۔ اس سے لوگوں کو بھی نقصان ہے۔ اور آپ کو بھی اور جماعت کو بھی نقصان ہے غلط باتیں کرکے شرمندہ ہونے والی بات ہے۔

OOO

غزل

گزری ہوئی رتوں کا قصہ سنا گیا ہے
یادوں کا ایک جھونکا شمعیں جلا گیا ہے

سارے چمن کی دولت دامن میں لے گیا وہ
میرے لئے دکھوں کی فصلیں اگا گیا ہے

بکھرا ہے اشک بن کر تنہائیوں میں اکثر
جو شخص مسکرا کر آنسو چھپا گیا ہے

نظمیں مری نگاہیں غزلیں مری پناہیں
میری حیات میں بھی کیا دور آگیا ہے

یہ مانتی ہوں لیکن ٹوٹی نہیں غزلؔ میں
یہ حادثہ تو مجھ کو پتھر بنا گیا ہے

غزالہ خان غزل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

یوم تحریک جدید 17 اپریل 1998ء بروز جمعہ

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کہ "چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ "یوم تحریک جدید" منانے کا اہتمام کیا جائے۔" کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" مورخہ 17 اپریل 1998ء بروز جمعہ منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

○ اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

○ اس دن تحریک جدید کے ذریعے جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا حسین تذکرہ احباب جماعت کے سامنے کیا جائے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی انعامات و افضال جو جماعت پر نازل ہونے ان کا ذکر فرمایا جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ امسال دنیا بھر سے 3045840 افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

2۔ 96 ممالک کی 221 قوموں کے افراد نے عالمی بیعت کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

3۔ 52 زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم چھپ کر کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ 24 زبانوں کے تراجم چھپائی کے مختلف مراحل میں ہیں۔

4۔ جماعت احمدیہ بفضل تعالیٰ 153 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔

5۔ امسال 106 نئی بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی اور 809 بیوت بنی بنائی ہمیں مل گئیں۔

6۔ امسال بفضل تعالیٰ دنیا بھر میں 2336 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

7۔ 97 ممالک میں 287 دعوت الی اللہ کے مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ 962 مربیان و معلمین اور 34 پاکستانی ڈاکٹرز خدمات دین بجا لا رہے ہیں۔

8۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو لٹریچر کی اشاعت عالمگیر پیمانے پر کرنے کی اس کثرت سے توفیق دے رہا ہے کہ اس کا احاطہ کرنا محال ہے۔

9۔ گنی بساؤ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 ارکان پارلیمنٹ احمدی ہو چکے ہیں۔

اس دن حسب ذیل چند

مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے

○ 1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

4۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

5۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

6۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

7۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 17 اپریل کو یوم تحریک جدید منایا نہ جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منایا جائے۔

آپ سے درخواست ہے کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

نکاح

○ مکرم شکیل احمد صاحب ابن مکرم عبد الحکیم صاحب دار الرحمت شرقی الف ربوہ حال امریکہ کا نکاح بتاریخ 98-3-6 بعد عصر ہمراہ عزیزہ عطیۃ النور صاحبہ بنت پروفیسر شیخ عبد الماجد صاحب دو لاکھ روپے حق مہر پر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے پڑھا۔

مکرم شکیل احمد صاحب مکرم محمد عبد اللہ صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کا پوتا ہے۔ اور عزیزہ عطیۃ النور صاحبہ مکرم شیخ عبد الواحد صاحب آف لاہور کی پوتی ہے۔

احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ ثمرہ مسعود صاحبہ بنت مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب مہار کا نکاح 99-3-21 کو ہمراہ مکرم چوہدری احمد بابر نصر اللہ خان صاحب آف ڈسکہ ابن مکرم چوہدری منور نصر اللہ خان صاحب (وفات یافتہ) محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھا۔ عزیزہ ثمرہ مسعود صاحبہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی اور مکرم احمد بابر نصر اللہ خان صاحب حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑپوتے ہیں۔

اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ محترم محمد صدیق صاحب)

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب ساکنہ مکان نمبر 3/59 محلہ دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ / مکان نمبر 3/59 برقبہ 7 مرلہ 194 مربع فٹ واقع محلہ دار العلوم شرقی نمبر 1 ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ سعدیہ صدیق صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ نادیہ سحر صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم عمران صدیق صاحب (بیٹا)
(5) مکرم محمد صفدر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

واقفین نو

چک نمبر L-11/6 ساہیوال

کا دورہ ہڑپہ

○ مورخہ 19 مارچ بروز جمعرات چک نمبر L-11/6 ضلع ساہیوال کے واقفین نو اور اطفال الاحمدیہ نے ہڑپہ شہر کی سیر کی۔ روانگی سے قبل مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی اس وفد میں 25 بچوں اور 5 افراد نے شمولیت کی۔ واقفین نو نے ہڑپہ میوزیم اور قدیم قبروں کی کھدائی کے نشانات کا وزٹ کیا ان قبروں سے مختلف تہذیب کے آثار ملے ہیں واقفین نو نے اس سے بہت لطف اٹھایا۔ ہڑپہ میوزیم کے لان میں کلو اجمیعا کا پروگرام ہوا بعد ازاں وہیں ورزشی اور علمی مقابلے کروائے گئے واقفین نو نے کورس کی صورت میں "ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے" خوش الحانی اور اونچی آواز میں پڑھا جس سے وہاں آنے والے وزٹرز نے بھی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

(وکالت وقف نو)

درخواست دعا

○ مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کارکن دفتر الفضل موٹر سائیکل سے ٹکر کے نتیجے میں زخمی ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ ام کلثوم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد العزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری اقبال ٹاؤن لاہور کا عمر ہسپتال جیل روڈ لاہور میں گردے کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم محترم ڈاکٹر عبد الرحمان صدیقی صاحب میرپور خاص سندھ بستر علالت پر ہیں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

○ عزیزم نوید احمد خاں پسر مکرم صبغۃ اللہ خاں ایڈووکیٹ سیالکوٹ نے ایف۔ اے میں گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ سے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور کالج کانووکیشن میں عزیز کو تعریفی سند اور انعام دیا گیا ہے۔ عزیز موصوف محترم رحمت اللہ صاحب شاکر سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا پوتا ہے۔ عزیز موصوف کی مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

تصحیح نام

○ الفضل مورخہ 98-3-7 میں ملک بہادر خان صاحب آف خوشاب کے والد صاحب کا نام غلطی سے ملک حیات خان شائع ہوا ہے۔ صحیح نام ملک جہان خان (JAHAN kHAN) ہے۔ براہ کرم تصحیح فرما لیں۔

بقیہ صفحہ 4

معجزانہ شفا تیسرے صاحب یوں گویا ہوئے!

اپنی آخری بیماری میں جب حضرت صاحب اسلام آباد تشریف لے جا چکے تھے۔ آپ نے اس عاجز کو یاد فرمایا۔ ادھر حالت یہ تھی کہ میری بیٹی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھی۔ میری بیوی نے کہا یہ صورت حال بتا کر اجازت لے لو۔ میں نے کہا کہ اگر میری بیٹی کی زندگی ہے تو میرے بعد' میرے بغیر بھی بچ جائے گی۔ لیکن اگر اس کا آخری وقت آ ہی چکا ہے تو میں یہاں رہ کر بھی اسے بچا نہیں سکتا۔ اس لئے میں تو جا رہا ہوں۔ آپ سب کا خدا حافظ۔ جب میں اسلام آباد پہنچا حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی۔ تو کسی نے بیٹی کے متعلق بھی بتا دیا۔ آپ نے اسی وقت واپسی کا کرایہ اور کچھ رقم بھی (کہ گھر میں ضرورت ہو گی) عنایت فرمائی اور فرمایا واپس ربوہ جائیں میں دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ میں جب ربوہ گھر آیا تو حضرت صاحب کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا ہوا اور معجزانہ طور پر میری بیٹی میرے گھر پہنچنے سے قبل ہی شفایاب ہو چکی تھی۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اے ہمارے خدا محبتوں کے اس سفیر پر تو ہی خاص محبت اور شفقت کی نظر فرما اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6 اپریل- 1998ء
موسم : خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

یوکرائن میں کوئلے کی کان میں دھماکہ سے 160 افراد زندہ جل گئے۔ کان ساڑھے تین ہزار فٹ گہری ہے۔ جب میتھین گیس کا ہولناک دھماکہ ہوا تو کان میں 264 مزدور کام کر رہے تھے۔ 24 امدادی ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔ یوکرائن سابق سوویت یونین کا آزاد ملک ہے۔

اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ برائے افغانستان نے کہا ہے کہ ہر ملک افغانستان کو ہتھیاروں کی فراہمی بند کردے۔ افغان مسئلے پر اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے لقدر براہیمی نے کہا کہ جو لوگ افغانستان کی خانہ جنگی سے پریشان ہیں وہ خود ہی افغانستان کو اسلحہ بھی فراہم کر رہے ہیں۔ ان میں امریکہ اور روس بھی شامل ہیں۔

ملائیشیاء میں 35 ملکوں کے چھ ہزار غیر قانونی تارکین وطن قید ہیں۔ رواں ہفتہ میں بنگلہ دیش کے ایک ہزار سے زائد باشندوں کو واپس بھجوا دیا گیا۔

بھارتی فضائیہ کے پانچ افسران کو ایک ائر مین کو تشدد کرکے ہلاک کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔

مصر میں مقیم امریکی باشندوں پر اسلامی تنظیموں کے افراد کے حملے کا خطرہ ہے۔ مسلح اسلامی تنظیموں کے خلاف حکومت مصر نے جو کارروائیاں کی ہیں اس کے نتیجے میں امریکہ کے خلاف نفرت بڑھ گئی ہے۔ یہ بات خود امریکی محکمہ خارجہ نے اپنے ملک کے باشندوں کو ہوشیار کرتے ہوئے کہی ہے۔

فلسطینی رہنما محی الدین شریف کی شہادت پر پوری فلسطین قوم سراپا احتجاج بن گئی۔ رملہ، نابلوس، بیت اللحم کے علاوہ بیت المقدس میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی فوج نے مظاہرین کو کچلنے کے لئے لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس پھینکی، ربڑ کی گولیاں چلائیں۔ مظاہرین نے جواباً خشت باری کی۔ محی الدین شہید کے بارے میں اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ وہ اپنے ہی بم سے ہلاک ہوا۔ جبکہ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں بتایا گیا کہ ہلاکت گولی لگنے سے ہوئی۔

امریکہ کی فضا میں دو طیارے ٹکرانے سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے یہ حادثہ واشنگٹن کے جنوب مشرق میں کوب کاؤنٹی میں پیش آیا۔

سرب حکام نے کوسوو میں آباد البانیوں سے تعلیمی معاہدہ ہو جانے کے بعد ایک سکول کی عمارت مسلمانوں کے سپرد کردی ہے۔

الجزائر میں اسلام پسندوں کے ٹھکانوں پر ہیلی کاپٹر اور توپ خانے سے حملہ کے نتیجے میں 200 افراد ہلاک کردیئے گئے۔ سرکاری فوج بارہ دنوں سے مسلم انتہا پسندوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ 6 سال میں 80 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

ایران نے اقتصادیات کے میدان میں تیز رفتار ترقی کی ہے۔ برآمدات میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی ایک رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔

ایران میں برف کا تودہ گرنے سے 50 افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

ملکی خبریں

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بجلی سستی ہو گئی تو باقی مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ راتوں رات عدالت بیٹھے اور صبح تک فیصلہ ہو اور مجرم پھانسی چڑھ جائے۔ لیکن آئین اور قانون اس کے آڑے آجاتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مہنگائی کا سبب مہنگی بجلی ہے۔ ہم نے تھرمل کمپنیوں کو نرخوں پر نظر ثانی کرنے کا کہہ دیا ہے۔

وزیر اعظم کی کھلی کچہری میں کالا باغ ڈیم بنانے اور اسلامی تعزیرات کے فوری نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔

گورنر جنرل کینیڈا نے جو پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ تعاون اور دوستی کے وسیع امکانات ہیں۔ ہم دوستی کے نئے باب رقم کریں گے۔

دو المناک حادثات میں سکواڈرن لیڈر اور تین ماہ کی بچی سمیت 3۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ منگلا آرمی کے جوانوں سمیت 21۔ افراد زخمی ہو گئے یہ حادثہ جہلم کے قریب پیش آیا۔ دوسرے حادثے میں ایک لیفٹننٹ کرنل ان کی اہلیہ اور بچے زخمی ہو گئے۔ ایک اور حادثے میں بھکر کے قریب تیز رفتار ویگن درخت سے ٹکرا گئی۔ 6 افراد جاں بحق اور 5 زخمی ہو گئے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگلا بجٹ کمر توڑ دے گا۔ ہم نے جو شرائط ٹھکرائیں نواز شریف نے قبول کرلیں۔ عوامی اتحاد کی ریلیوں نے بھاری مینڈیٹ کا پول کھول دیا ہے۔

خوشخبری
ہماری دوکان
نور کراکری ہاؤس اب
محسن بازار میں شہزاد گارمنٹس کیساتھ منتقل ہو گئی ہے

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ٹچ
آفس A-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائل 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام /۴۰ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۳۰۰/ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

1964 سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دکان
آپکی خدمت میں مصروف
• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
اقصیٰ روڈ ربوہ
نسیم جیولرز
پروپرائیٹر
میاں نسیم احمد طاہر دوکان 04524-212837
میاں فرید یوسف رہائش 04524-212125

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں
کمپنی ریٹ پر ایکسچینج میں حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

بدہضمی، گیس ٹربل کا فوری علاج
نیز ہمارے ہاں ہر قسم کے خالص عرقیات مشروبات اور جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں
پاکستان کے ہر شہر میں میڈیکل سٹور اور دواخانہ کے مالکان ڈسٹری بیوشن کیلئے رجوع کریں
اکسیر ہاضم
تیار کردہ
دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون 429888

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593863
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
دفتر: 213115